Lesson 1: Nahl (Ayaat 1- 21): Day 3

سُوۡرَۃُ النَّحل کی تفسیر

هُوَ الَّذِيٓ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمۡ مِّنۡهُ شَرَابٌ وَّمِنۡهُ شَجَرٌ فِيۡهِ تُسِيۡمُوۡنَ ﴿۱۰﴾

وہی ہے جس نے آسمان سے تمہارے لیے پانی برسایا جس سے تم خود بھی سیراب ہوتے ہو اور تمہارے جانوروں کے لیے بھی چارہ پیدا ہوتا ہے۔

پیچھے انسان کی بات ہوئی۔ پھر انسان کے لیے کچھ چلتی پھرتی فیکٹریوں کی بات ہوئی۔ اب یہاں کائنات کے اندر کچھ خاموش چیزیں جو اللہ تعالیٰ کے نظام سے فائدہ اُٹھانے میں ہماری مددگار ہیں، اُنکی طرف اشارہ ہے۔ سب سے پہلے بارش، اگر ہم سائنس کو نہ پڑھیں تو ہمیں کبھی نہ پتا چلے کہ بارش کیسے ہوتی ہے۔ سائنس کے ساتھ ایک چیز مسئلے میں آگئی کہ جب ہر چیز کی ایک وجہ مل جاتی ہے تو پھر اللہ تعالی کی ذات پیچھے چلی جاتی ہے۔

پہلے دور میں لوگ اس چیز پر غور کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہم شعور اور لاشعور کی عمر میں تھے تو ان چیزوں پر بڑا غور کرتے تھے کہ بارش کہاں سے آتی ہے۔ آسمان میں کوئی چھلنی لگی ہے جہاں سے پانی آتا ہے۔ آج کے بچوں کو سائنس کے ذریعے ہر چیز کا اتنا علم ہو جاتا ہے کہ وہ خالق تک نہیں پہنچ پاتے۔ اگر خالق تک پہنچے تو پھر غور و فکر کا مقصد پورا ہوتا ہے۔ اگر ہم یہ کہہ دیں کہ پانی بخارات بن کر اوپر اُٹھتا ہے اور بارش ہوتی ہے تو پھر خالق کہاں گیا۔ ہمارے کچھ جملے ایسے ہوتے ہیں کہ جن میں شرک پایا جاتا ہے۔ یہ سورۃ ان شاءاللہ آپ کے اندر سے خفیہ شرک ختم کرے گی۔ ہم کہتے ہیں رات ہوگئی، لیکن رات ہوتی نہیں کی جاتی ہے۔ ہم کہتے ہیں سورج نکلا لیکن سورج نکلتا نہیں نکالا جاتا ہے۔

ایک مومنہ ماں اپنے جملوں سے ہی اپنے بچوں کو توحید سکھا دیتی ہے۔پانی کی مختلف حالتیں ہیں بارش کی صورت میں برس جاتا ہے، اگر جم جائے تو برف بن جاتا ہے اور اگر اسے سٹیم دیں تو بھاپ بن جاتا ہے۔ایک پانی کی تین مختلف حالتیں ہیں۔ ہمیں بتایا جارہا ہے کہ تم خود کو دیکھو کہ کہاں برسنا ہے، کہاں جمنا ہے اور کہاں بھاپ بن کر اڑنا ہے۔

ہمارے لئے کائنات کے اندر بہت سبق ہیں۔اللہ نے بہت کچھ بنایا ہے۔اللہ نے کائنات کو بہت خوبصورت بنایا ہے۔اللہ اس کائنات کو بلیک اینڈ وائٹ بھی بنا سکتا تھا۔اگر کائنات کی چیزوں کو دیکھیں تو انسان کہتا ہے کہ اللہ نے جو بنایا خوب بنایا۔اللہ جنت کو جو خوبصورت بنائے گا تو پھر جہنم کو بھی اتنا ہی سخت بنائے گا۔اللہ نے کائنات میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی کہ جس پہ ہم کہہ سکیں کہ اس پہ صرف گزارا کرلو۔ہر چیز کو خوب بنایا۔انسان خود کو دیکھے کہ وہ اسی کائنات میں رہتا ہوا بے ڈھنگا بن جاتا ہے۔پانی بے رنگ بے ذائقہ ہے لیکن آم کے درخت کو ڈالیں تو میٹھے آم دیتا ہے۔اللہ انسان کو بتاتا ہے کہ خراب چیزوں سے خوبصورت چیزیں لاؤ۔اگر ہم شکووں میں رہیں گے کہ مجھے کیا ملا، میرے حالات کیسے رہے، تو صرف شکوے اور شکایات ہماری زندگی میں رہ جائیں گی۔اللہ نے یہی زندگی دی کہ ایسی ہی ہے اور سوچ لیجئے کہ مجھے اللہ نے ایسا اور اتنا ہی دینا ہے۔اس بات پر شکر کریں کہ لا الہ الا اللہ کہنے والے ہیں۔جس دن آپ اپنی زندگی سے مطمئن ہو کر خوش رہنا سیکھ لیں گے تو دوسروں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں گے۔

يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿11﴾

وہ اس پانی کے ذریعہ سے کھیتیاں اگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور طرح طرح کے دوسرے پھل پیدا کرتا ہے اِس میں ایک بڑی نشانی ہے اُن لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں ۔

اللہ اپنی خلاقی کے انداز دکھاتا ہے۔ کائنات میں کتنا تنوع ہے۔ ہمیں اپنی زندگی پر غور و فکر کرنا ہے اور اُسکا طریقہ یہ ہے کہ ایک انسان اس کائنات پر غور کرے۔ باہر نکلیں، درختوں کو دیکھیں، ان کو ہاتھ لگائیں، اُن کو محسوس کریں۔ دیکھیں کہ یہ تمام چیزیں کتنے مراحل کے بعد اس حالت تک پہنچیں پھر آپ کو تسلی ہو جائے گی، اچھا میں بھی کامیاب ہو سکتی ہوں۔ اس درخت کی طرح تن آور درخت بن سکتی ہوں۔ اپنی زندگی کے پھیکے پن سے باہر نکلیں۔ اسلام کا روکھے پھیکے پن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آج ہم نے دین داری کو غربت اور بے ترتیبی کے ساتھ جوڑ دیا۔ یہ رواج خوارج کے دور میں شروع ہوا۔ دین کے نام پر خوشی کا کوئی تصور نہیں تھا۔

دو نظام دنیا میں ساتھ ساتھ چلتے نظر آئے۔ ایک کیمونزم، کہ جو کماؤ سب حکومت کو دے دو اور سب کا ایک ہی لائف سٹائل ہو۔ لیکن یہ بہت دیر نہ چل سکا اور ختم ہو گیا، اور دوسری طرف ہم نے یہ کر دیا کہ جو ذرا سا بھی خوش رہا، وہ دین سے دور ہو گیا۔ ہم اُن دین داروں کو جو خوشحال ہوں، شک کی نظر سے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ اسلام اس سے نہیں روکتا۔ اسلام کا مزاج نہ تو غربت والا ہے اور نہ امارات والا۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ تمہاری زندگی میں ایک مقصد ہونا چاہیے۔ ہم نے زندگی میں دو انتہائی رویے اپنائے۔ ایک یہ کہ ہم دین کے نام پر بہت سخت ہو گئے۔ ہر چیز پر فتوے اور ہر چیز کو منع کر دیا۔ زندگی کو اتنا مشکل کر دیا کہ اسلام پر یا مسلمان ہونے پر رحم آنے لگا۔ اور دوسری طرف زندگی آسان، موج، مستی۔ ان کا ماننا ہے کہ کوئی پریشانی نہیں، زندگی صرف موج مستی کا نام ہے۔ اسلام کہتا

ہے بیچ کے راستے پہ رہو۔ اللہ نے زکوۃ کا نصاب دیا۔ ہر چیز پر بتا دیا گیا کہ کتنی زکوٰۃ ادا کرنی ہے۔ اللہ تعالی یہ بھی کہہ سکتے تھے سارا مال اللہ کے راستے میں دو اور صرف ڈھائی فیصد اپنے کھانے کے لئے رکھ لو۔ لیکن اللہ نے ایسا نہیں کیا اگر آپ ایک کلی کو پھول بننے تک کے مراحل کو دیکھیں تو آپ کو اللہ کا مزاج سمجھ آ جائے۔

اگر مسلمان حقیقی مسلمان ہوتے تو آج یہ دنیا بہت خوبصورت ہوتی۔ ہمارے گھر، رسم و رواج، پہننا اوڑھنا، تہذیب کے دائرے میں ہوتے۔ اللہ کھانے سے پہننے اوڑھنے سے منع نہیں کرتا، لیکن جب انہیں چیزوں میں اللہ کے حکم کی نافرمانی ہو تو پھر اللہ پوچھے گا۔ ایک مسلمان کی زندگی آرگنائیزڈ ہونی چاہیے۔ ہر چیز ضرورت کی ہو بلا ضرورت چیزیں ایک مسلمان کے پاس نہیں ہوتی۔ اللہ کے لئے ممکن تھا کہ سارا سال آم یا کینو لگتے لیکن اللہ تعالی نے تھوڑے دن کی کمی دے کر اس کی قدر دلائی۔ موسم کے پھل کھائیں تو زیادہ فائدے مند ہیں۔ ایک فطری ماحول میں پلا ہوا بچہ زیادہ صحت مند ہوتا ہے۔ امریکہ میں ایک ایسی سٹیٹ ہے کہ جہاں لوگ بجلی بھی استعمال نہیں کرتے وہ بالکل فطرت کے ماحول میں رہتے ہیں اور خوش ہیں۔ کسی نے پودینے کے اتنے فوائد بتائے کہ اس دن سے میں نے بھی اس کا استعمال شروع کر دیا۔ آج بیماریوں کے نام ہی اتنے مشکل ہیں کہ جو کبھی نہ سنے تھے۔

ایک مسلمان کا ایمان ہے کہ اس کو جو بھی تکلیف آتی ہے اس کے اپنے ہی کسی گناہ یا عمل کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ اس کائنات کی چیزیں جو تمہاری خاموشی سے خدمت کر رہی ہیں، تم بھی ان سے سبق سیکھ کر ایسے ہی بن جاؤ۔ علامہ اقبال نے بندہ مومن کی جو تصویر کشی کی ہے وہ بالکل اس صورت کے مطابق ہے۔ اس کے عزائم بلند مقاصد عظیم ہوتے ہیں۔ اگر آپ چھوٹی چھوٹی

بیماریوں پر سارادن ڈاکٹر کے پاس بیٹھ کر دوائیوں کے انتظار میں گزار دیں گے تو تو دین اور دنیا کے کام کیسے کریں گے۔اس دورۂ قرآن کے بعد اگر آپ لفظی ترجمہ نہ بھی یاد کر سکے تو اتنے افسوس کی بات نہیں لیکن اگر آپ کے اندر زندگی کو فطرت کے رنگ میں گزارنے کا ڈھنگ نہ آیا تو پھر سمجھ لیجئے کہ آپ نے کچھ نہیں پایا۔ پیچھے جو بھی ہوا اسے چھوڑ دیجئے۔ لیکن آج سے آپ اس کائنات کی چیزوں سے سبق لیں۔ جب کھانا بنائیں تو چیزوں پر غور کیا کریں۔ تربوز باہر سے سخت اور اندر سے نرم ہے، آم باہر سے نرم اندر گٹھلی سخت ہے، اسکی کوئی وجہ ہے۔ چیزوں پر غور کریں پھر آپ دیکھیں گے کہ یہ کائنات آپ کے لئے ایک مدرسہ بن جائے گی۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۙ﴿۱۲﴾

اُس نے تمہاری بھلائی کے لیے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے اور سب تارے بھی اُسی کے حکم سے مسخر ہیں اِس میں بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں ۔

اب رات اور دن پہ غور و فکر کی دعوت ہے۔ کہ اگر اللہ چاہتا تو صرف دن ہی دن ہوتا یا رات ہی رات ہوتی لیکن اگر دن اور رات کا سائیکل رکھا تو اس میں بھی حکمت ہے۔ کبھی رات لمبی اور دن چھوٹا اور کبھی دن لمبے اور راتیں چھوٹی۔ ان سب پہ غور کیا کریں۔ اس سے آپ کو اللہ کا قرب ملے گا۔ ہر چیز میچنگ ہے۔ سردیوں میں دن چھوٹے اور راتیں لمبی ہوتی ہیں اور گرمیوں میں دن لمبے اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ گرمیوں کے کھانوں پہ غور کریں۔ آپ دیکھیں گے کہ ہر چیز ہمارے جسم کے حساب

سے بنی ہے۔ کریلے گرمیوں میں ہوتے ہیں۔ گرمیوں میں ہمارے جس کا میٹابولزم بہت زیادہ ہوتا ہے اور ہمارے جسم سے بہت زیادہ فاضل مادے نکلتے ہیں۔ نہ چاہتے ہوئے بھی ہمیں ایسی خوراک چاہیئے جو ہمارے جسم کے میٹابولزم کو نارمل کرے اور پسینے سے جو پانی اور نمک جسم سے نکل جاتا ہے اُس کی کمی کو پورا کرے۔ اللہ نے کریلے اور بھنڈیوں سے یہ کمی پوری کر دی۔ آم کے اندر بہت زیادہ آئرن ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر پڑا رہے تو کالا ہو جاتا ہے۔ جو چیز کالی ہو جائے سمجھیں کہ وہ آئرن آکسیجن کے ساتھ مل کے اُسے خراب کر دیتا ہے۔ اللہ کو پتا ہے کہ اس موسم میں ایسی چیزیں پیدا کرنی ہیں۔

سردیوں میں ٹھنڈی چیزیں پیدا کیں۔ کینو، سردی میں پیدا کیے تاکہ وٹامن سی کی کمی کو پورا کریں۔ سردیوں میں دھوپ میں بیٹھا جاتا ہے، اس سے وتامن ڈی ملتا ہے۔ بنانے والے کے ہاتھوں میں خود کو دے دیں۔ قدرت نے ہر چیز فطرت میں رکھی ہے۔ آج کی موجودہ دنیا کائنات کی انہی چیزوں کو بدل بدل کے ہمارے سامنے پیش کر رہی ہے۔ فصلوں کے پکنے پر بھی رات اور دن کا ایک اثر ہے۔ پھلوں میں جوس کا آنا، سورج اور چاند کے مد و جزر کا ابھرنا۔ اس کا تعلق دن رات سے ہے، اور اس کا تعلق انسانی جذبات کے ساتھ بھی ہے۔

آپ جتنا غور کریں گے اتنا یہ کائنات آپ کے لئے کھلتی جائے گی۔ لیکن ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں ہر چیز ہر وقت چاہیے۔ تازہ چیزوں کو باسی کر کے کھاتے ہیں اور باسی چیزوں کو دوبارہ گرم کر کر کے کھاتے ہیں۔ بظاہر یورپ اور امریکہ میں رہنے والوں کو کہا جاتا ہے کہ آپ بہت خوش قسمت ہیں لیکن حقیقت میں خوش قسمت وہ ہے جو کسی گاؤں میں فطرت کی زندگی میں رہتا ہے۔ جتنا اس سورۃ کو پڑھتے جائیں، غور کریں، تو انسان بس یہی کہتا ہوں کہ اللہ تعالی آپ جانیں اور آپ کا کام جانے۔ ہم تو

بس ماننے والے ہیں۔ رات سونے کیلیئے اور دن جاگنے کے لئے، کام کرنے کے لئے بنایا۔ ہم جتنا زیادہ سوتے ہیں اتنا خود کو سست محسوس کرتے ہیں۔ جسم کو جتنا آرام دیں گے یہ اتنا آرام میں چلا جائے گا۔ سورج اور چاند اور ستارے بھی اسی کے حکم کے بندے ہوئے ہیں۔ پورا نظامِ شمسی ایک رب کا حکم مان رہا ہے۔ کائنات اتنی مکمل اور اتنی مضبوط ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا کہ اللہ تعالی نے اس کے لیے اس میں کیا کیا خیر رکھی ہے۔ جب ہم ان چیزوں سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالی ہمیں وہ فائدے دیتا ہے۔ اللہ کہتے ہیں کہ تم عقل استعمال کرو کہ اللہ کے چھوٹے چھوٹے حکموں کو سن کر کیوں پریشان ہو جاتے ہو۔ اب اگلی آیتوں میں کچھ سمندر کی مخلوق کی زندگی دکھائی جارہی ہے۔

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾

اور یہ جو بہت سی رنگ برنگ کی چیزیں اس نے تمہارے لیے زمین میں پیدا کر رکھی ہیں، اِن میں بھی ضرور نشانی ہے اُن لوگوں کے لیے جو سبق حاصل کرنے والے ہیں۔

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ اس میں کیا کچھ پھیلایا ہوا ہے۔ نباتات، حیوانات، معدنیات ان کے مختلف رنگ ہیں سورہ فاطر آیت 27،28 میں بھی آتا ہے کہ اللہ تعالی نے مختلف قسم کے رنگ کی چیزیں بنا دیں۔ جب ہم اس کائنات کے رنگوں پر غور کرتے ہیں تو ہمیں اس وقت اور زیادہ سمجھ آتی ہے کہ اللہ تعالی کو کیسا کام پسند ہے۔ کس طرح سے اللہ تعالی نے اس کائنات کو سجایا ہے۔

پہاڑوں پر غور کریں کہ کتنے مختلف قسم کے رنگوں کے پہاڑ ہیں۔ کائنات کی مختلف رنگوں اور خوبصورت چیزوں کو بنا کر ہمیں اللہ تعالی نے یہ کہا کہ تم بھی اپنی زندگی میں ایسی ہی خوبصورتی لاؤ تا کہ

تم اپنی زندگی کا مقصد پہچان سکو۔ پہاڑوں کے مختلف رنگ اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ ان کے اندر مختلف قسم کی معدنیات ہوتی ہیں۔ آج جتنے بھی دنیا میں رنگوں کے امتزاج ملتے ہیں وہ انہی چیزوں کو دیکھ کر بنے ہیں۔ نیچر کو ڈھونڈیں اسی میں آپ کو اللہ کا پیار ملے گا۔